

بہتر انسان، بہتر والدین اور اساتذہ

جب ہم ایک اچھے والد، اچھی والدہ یا ایک موثر استاد کے بارے میں سوچتے ہیں، تو اکثر ہمارے ذہن میں ایک ایسی شخصیت کا خاکہ ابھرتا ہے جو ہر عیب سے پاک ہو۔ جو بچوں اور طلبہ کے لیے ایک مکمل اور مثالی نمونہ ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے عیب ہونا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی یہ مثبت اثر و رسوخ کی اصل بنیاد ہے۔ جس چیز کی حقیقت میں اہمیت ہے، وہ ہے ایک عاجز سیکھنے والا (learner) بن کر رہنے کی آمادگی۔

والدین یا استاد ایک مکمل اور بے عیب نمونہ عمل نہیں ہوتے اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ اس کے بجائے، ان کا سب سے موثر کردار ایک سچے سیکھنے والے کا ہے۔ ایسا شخص جو ہر روز غور و فکر کرنے، اپنی غلطیوں کو پہچاننے اور بہتری کی طرف قدم اٹھانے کی کوشش کرتا ہو۔ جب وہ کھلے دل سے ایسا کرتے ہیں، تو وہ اپنے بچوں یا طلبہ کو بھی ترقی کے اس مشترکہ سفر میں شامل کر لیتے ہیں۔ یہ اعتراف حقیقت نہ صرف اعتماد پیدا کرتا ہے بلکہ نوجوان ذہنوں کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ زندگی بھر سیکھنے کے اسی جذبے کو اپنائیں۔

انسانی شخصیت کی اصل بنیاد

سچ تو یہ ہے کہ میں ایک انسان کے طور پر جتنا بہتر ہوں، اس سے بڑھ کر ایک بہتر والد یا استاد نہیں بن سکتا۔ اگر میرے کردار میں سچائی، صبر، مہربانی یا عاجزی کی کمی ہے، تو تربیتِ اولاد کی کوئی تکنیک یا تدریس کا کوئی طریقہ اس خلا کو پُر نہیں کر سکے گا۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ "ہو سکتا ہے میں ایک اچھا انسان نہیں ہوں، لیکن میں ایک اچھا والد یا استاد ہوں۔" یہ دونوں چیزیں فطری طور پر ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔

ایک ایسے استاد کا تصور کریں جو احترام اور نظم و ضبط پر لیکچر تو دیتا ہے لیکن خود طلبہ سے سخت لہجے میں بات کرتا ہے۔ اس کے عمل سے ملنے والا پیغام ہمیشہ اس کے الفاظ پر بھاری رہے گا۔ اس کے برعکس، وہ استاد جو یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ "آج میں نے جلد بازی دکھائی، مجھے اس صورتحال کو مختلف طریقے سے سنبھالنا چاہیے تھا،" یہ ثابت کرتا ہے کہ اپنی انسانی کمزوری کا اعتراف کرنا اور بہتری کی خواہش رکھنا کسی بھی کمال کے سطحی دکھاوے سے زیادہ طاقتور ہے۔

عاجزی کے ساتھ پرورش

بچے اپنے والدین سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ بے عیب ہوں، البتہ وہ ان کے خلوص اور سچائی کو ضرور پرکھ لیتے ہیں۔ ایک باپ جو غصے اور اشتعال کے بعد معذرت کرتا ہے، وہ عاجزی کی مثال قائم کرتا ہے اور اپنے بچے کو سکھاتا ہے کہ غلطیوں کا ازالہ کیسے کیا جاتا ہے۔ ایک ماں جو یہ اعتراف کرتی ہے کہ اسے کسی مشکل سوال کا جواب نہیں معلوم لیکن وہ مل کر سیکھنے کی پیشکش کرتی ہے، وہ اس ماں سے کہیں زیادہ طاقتور پیغام دیتی ہے جو سب کچھ جاننے کا دکھاوا کرتی ہے۔

ایک بچے نے ذکر کیا کہ اپنی ماں سے سیکھا ہوا سب سے بہترین سبق اسے کسی نصیحت سے نہیں بلکہ ان کے ایک چھوٹے سے عمل سے ملا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا تھا: بیٹا، کل میں نے تمہارا موقف سننے بغیر تمہیں قصور وار ٹھہرایا تھا، میں غلطی پر تھی۔ میں اس رویے پر شرمندہ ہوں۔ کیا تم مجھے معاف کر دو گے؟ اس ایک جملے نے اسے اپنی ذمہ داری قبول کرنے کا جو سبق دیا، وہ بڑی سے بڑی نصیحت بھی نہ دے پاتی۔

تعلیم بذریعہ عملی مثال

طلبہ بھی اس وقت زیادہ بہتر انداز میں سنتے ہیں جب وہ اپنے اساتذہ کو خود سیکھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جب ایک استاد رائے (feedback) مانگتا ہے کہ "میں اس بات کو مزید بہتر طریقے سے کیسے سمجھا سکتا ہوں؟" تو طلبہ خود کو معتبر محسوس کرتے ہیں اور سیکھنے کے عمل میں فعال حصہ بن جاتے ہیں۔ ایسا ماحول ناکامی کے خوف کے بجائے کچھ نیا جاننے کا شوق اور ذہنی وسعت پیدا کرتا ہے۔

ایک کلاس میں ایک طالب علم نے بورڈ پر لکھی ایک غلطی کی نشاندہی کی۔ اسے نظر انداز کرنے کے بجائے، استاد نے ہنستے ہوئے کہا، "بہت خوب! اس غلطی کو پکڑنے کا شکریہ! تم نے ابھی مجھے کچھ سیکھنے میں مدد دی ہے۔" طلبہ نے بعد میں کہا کہ اس لمحے نے انہیں یہ حوصلہ دیا کہ وہ خود بھی شرمندگی محسوس کیے بغیر غلطیاں کر سکتے ہیں۔

حاصلِ کلام

والدین اور اساتذہ کی تربیت کا آغاز اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ آپ والدین اور اساتذہ کی حیثیت سے جتنا زیادہ خود کو بہتر بنانے، ذمہ دار بننے، دوسروں کا درد محسوس کرنے اور انصاف پسندی اختیار کرنے اور اپنی اصلاح و بہتری پر محنت کرتے ہیں، یہی خوبیاں خود بخود آپ کی تربیت اور پڑھانے کے انداز میں ڈھل جاتی ہیں۔ آپ کا اثر دوسروں پر اس لیے گہرا ہوتا ہے کیونکہ وہ آپ کی شخصیت کا حصہ ہوتا ہے، نہ کہ محض ایک بناوٹی روپ۔

بچے اور طلبہ آپ کی باتوں سے زیادہ آپ کی شخصیت کو جذب کرتے ہیں۔ وہ آپ کے کردار کا اثر لیتے ہیں۔ جیسے جیسے آپ ایک انسان کے طور پر ترقی کریں گے، آپ فطری طور پر بہتر والدین اور استاد بنتے جائیں گے۔ اگلی نسل کو آپ جو بہترین تحفہ دے سکتے ہیں، وہ "کمال" (perfection) نہیں بلکہ مسلسل بہتری کی جانب مائل ایک جیتی جاگتی انسانی مثال ہے۔

والدین اور اساتذہ کے لیے چند فکری سوالات

- سچائی: کیا آج میں نے اپنی کسی غلطی کا اعتراف کیا، یا اسے چھپانے کی کوشش کی؟
- عاجزی: کیا میں نے اپنے بچے یا طالب علم پر یہ ظاہر کیا کہ میں اب بھی سیکھ رہا ہوں؟

- صبر: کیا میں اس وقت پرسکون رہا جب حالات میری مرضی کے مطابق نہیں تھے؟
- احترام: کیا میں نے اپنے بچے یا طالب علم کو اتنی ہی توجہ سے سنا جتنی توجہ کی توقع میں ان سے رکھتا ہوں؟
- نشوونما: وہ کون سی ایک چیز ہے جو میں کل خود کو آج سے بہتر انسان بنانے کے لیے کر سکتا ہوں؟